رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
REGISTERED NO A 783



جلد ۱۱ نمبر ۲۷

مضامین غیر

پنجشنبہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء

موسمی ادب لطیف

برشگال است و چمن سبز و ہوا ریحانی
با اگر شعر نہ گوئیم زہے نادانی

آپ جانیے چھینٹا پڑتے ہی حشرات الارض یک بیک چہکنے لگتے ہیں۔ مینڈکوں کا کچھ کے سر بھرنا وہ جھینگروں کی ٹریں ٹریں وہ گنبز یا کی ریں ریں معلوم ہوتا ہے ہارمونیم کے مختلف پردے کھول دیے گئے ہیں۔

اب کے سرزمین اودھ بھی اودھ کی سگی بہن بن گئی تھی وہ گرمی کہ العظمۃ للہ مارا الم کھینچ رہا تھا بارے۔ چوتھی اور آٹھویں جولائی کو دریائے رحمت جوش میں آیا۔ دھڑلے کا پانی برسا۔ تو ایں جانب نے بھی مینڈکوں اور جھینگروں کی تان میں ادب لطیف کی تان ملا ہی دی۔ بارش کا اوزان و بحر کا محتاج نہیں ہے۔ اسی طرح شاعر کی روانی طبع بھی معنی و مطلب کی زیادہ دست نگر نہیں۔ سچ پوچھیے تو اس قسم کی شاعری ہے بھی پانی۔ تک لگاتے چلے جائیے شعر نکلتے چلے آئیں گے۔

(۱)

زباں پہ مینڈکوں کے داستان برشگال ہے — زمانہ بہار ہے زمان برشگال ہے
پھدک رہی ہے مینڈکی

(۲)

اڑا رہی ہے چٹکیوں میں تک اے ابر کو — ہوا بھی اب حریف بادبان برشگال ہے
مٹک رہی ہے تیتری

۳

دلوں کی کھیتیاں جو خشک تھیں ہری ہوئی ہیں — غریب سا غریب مدح خوان برشگال ہے
ہوئے ہیں مست آدمی

۴

کلی کلی چمن کی مسکرا رہی ہے جوش میں — یہ صبح و نرم و دب ساز دان برشگال ہے
عجب طرح کی ہے خوشی

۵

پیام لطف و عیش ہے دل حبیب دے کے ہیے — گرج ہے بادلوں کی یا زبان برشگال ہے
کھلی ہے نفس کی کلی

[illegible]

۶

کڑک رہی ہیں بجلیاں برس رہے ہیں ابر بھی — کہ قطرہ قطرہ آب کا بیان برشگال ہے
فضول ہے تساہلی

۷

ابھی تو چشم تر نے چند اشک ہی بہائے ہیں — ابھی سے اک جہان کو گمان برشگال ہے
مزے کی ہے یہ دل لگی

۸

وہ قلب آج شاد ہے جو وقف رنج و دوش تھا — صدا جناب غوک کی نشان برشگال ہے
مچل رہی ہے بھینس بھی

۹

ہوائے عطر بار کتنی کیف آفریں تھی جو — جہاں کا ذرہ ذرہ رتبہ دان برشگال ہے
کلیل میں ہے لومڑی

۱۰

چمن میں تازگی کی روح پھونک دی تو کیا عجب — کہ غنچۂ ہزار ترجمان برشگال ہے
گدھوں نے بھی شراب پی

۱۱

یہاں نہ بیچ کے گا راز وصل اگر خیال ہو — تو چلیے سبزہ زار کو زمان برشگال ہے
کہ گھاس ہے ہری بھری

۱۲

یہ آپ کیوں خموش ہیں یہ آپ کیوں اداس ہیں — کہ مجھ سی بھی آج نغمہ خوان برشگال ہے
یہی ہے شان زندگی

۱۳

سڑے ہوئے دماغ میں کچھ اس نے روح ڈال دی — ہوائے سرد مرد گویا جان برشگال ہے
خجل ہے سحر سامری

۱۴

یہ کاش رات بھر تو میکدے میں میہماں رہے — رواں جو آسمان یہ کاروان برشگال ہے
بڑھا ہے لطف میکشی

۱۵

جو قصہ سیر باغ ہے اسے بھی ساتھ لیجیے — صبوری اب بھی قدر دان برشگال ہے
کہ دور ہے فسردگی

راقم — بقلم

صبوری مصطفےٰ آبادی — سرشار کسمنڈوی

پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

گن گیرے گرو کے بوالہوس چیلے

(ایک فرضی مگر قرین قیاس ڈراما)

تمثیلہ .. جولائی ۱۹۲۶ء

تیسرا باب

پہلا سین

(مسٹر گن گیرے پورٹ ... میں ... کا ایک بڑا سا گٹھر پشت پر لادے عیسیٰ دوست کے مکان پر نظر آتے ہیں)

گرو: السلام علیکم

عیسیٰ: وعلیکم السلام۔ حضور کہیے کیا خبر ہے۔ (تعظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے)

گرو: سب خیریت ہے۔

عیسیٰ: آپ تشریف لائے مگر کوئی سوغات نہ لائے۔

گرو: جی نہیں بھلا ایسی بات ہے۔

عیسیٰ: تو پھر فرمائیے کیا لائے۔

گرو: مژدۂ فرصت۔

عیسیٰ: بیٹھیے۔

گرو: پیغام جنت۔

عیسیٰ: بیٹھیے۔

گرو: مزید ترقی۔

عیسیٰ: بیٹھیے۔

گرو: تفرقۂ راحت۔

عیسیٰ: بیٹھیے۔

گرو: بشارت مغفرت۔

عیسیٰ: ارے صاحب صاف صاف فرمائیے۔ آپ تو پہیلیاں بوجھاتے ہیں۔

گرو: آپ کو ہم نے سلطان تسلیم کر لیا۔

عیسیٰ: کیونکر؟

گرو: آپ کو لوگ صرف عبدالعزیز ابن سعود کہتے تھے۔

عیسیٰ: جی ہاں ... عبدالعزیز ابن سعود کہتے تھے سلطان کوئی نہیں کہتا تھا۔

گرو: اور مگر ... سے ... اب ... بھی کہتے ہیں۔

عیسیٰ: کیوں؟

گرو: اس وجہ سے کہ پہلے لوگوں کو آپ کے عین لا کلام میں نقطہ ہونے کا گمان نہ تھا۔ ایک شریف پنجابی اخبار نویس حبیب نام دشمن پیشہ یہاں آیا اور اس نے ہندوستان جا کے یہ اعلان چھوڑا کہ آپ عین سے نہیں ہیں غین سے ہیں۔ ... ہونے پر بھی غین سے عین نہ ہوئے۔

عیسیٰ: تو پھر؟

گرو: تو پھر یہ کہ اب آپ کو لوگ ہز ہائینس کہیں گے اس میں نہ عین ہے نہ غین ہے۔

ایک آواز: بس میاں ابھی قابل تھے ہم نے تو تمہاری بہ نسبت چغتائی خونریزی بھی نہیں کی اور ہمیشہ ہز مجسٹی کہے گئے۔ ہز ہائینس تو ہندوستان کے ایچ گرد رئیسوں کا لقب ہے۔

عیسیٰ: ہائیں یہ کون بولا؟

گرو: ہوگا کوئی۔ ہوا میں برقی لہروں کے کھینچے آواز آ گئی۔ آپ ادھر دیکھیے۔ آپ ہز ہائینس ہی نہیں اب شاید ... بھی ہو گئے۔

عیسیٰ: یہ کون سی بیماری ہے؟

غیبی آواز: یہ بیماری ہندوستان میں عام ہے۔ سیکڑوں رئیسوں اور ادنیٰ امیروں کو ہو چکی ہے۔

عیسیٰ: پھر کوئی بولا۔

گرو: آپ کچھ خیال نہ کیجیے۔

عیسیٰ: اچھا تو ان عجیب و غریب الفاظ کے معنی کیا ہیں؟ قرآن و کتب حدیث میں تو یہ لفظ کہیں نہیں ہے۔

غیبی آواز: اطمینان سے قبول کرو یہ بدعت نہیں ہے اگر یہ بدعت ہے تو سلطان کا لقب بھی بدعت ہے اس طرح فوج کا آراستہ کرنا بھی بدعت ہے حج کا ٹیکس لینا بھی بدعت ہے۔ دال سلطین یوں بے خرچ صرف کرنا۔ یوں خائف سے رہنا یوں [illegible] پر رہنا بھی بدعت ہے۔

عیسیٰ: دیکھیے پھر صدا آئی۔

گرو: [illegible] کچھ بھی نہ دیجیے۔ آج معلوم ہوا ہے [illegible] کا بھا [illegible] گیا۔ خدا جانے کون ہے [illegible] باتیں کر رہا ہے۔ آپ کے پاس دال سلطین کہاں سے آیا۔ جب وہ مسلم نہیں ہے؟

عیسیٰ: ہاں یہ سچ ہے۔ دال مسلم تو چند روز سے میرے پاس آنے لگا ہے۔ باقی سب حضور کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔

گرو: بہر حال یہ پتا گلے میں پہنیے۔ اور سلامی کا حکم دیجیے۔

دن! دن!! دن!!!

عیسیٰ: آج معلوم ہوا کہ میں بھی خود مختار حاکم ہوں اور میں جزیرۃ العرب یا کم از کم حرمین شریفین کو غیر مسلم اثر سے آزاد کر سکوں گا۔

گرو: ہاں اسی وجہ سے تو میں جانب سے ایک پولیٹیکل ایجنٹ یہاں رکھ چھوڑا ہے۔

غیبی آواز: یہ سب آزادی کی علامتیں ہیں۔

عیسیٰ: اے ہے یہ کون ہے جو بار بار رنگ میں بھنگ ڈال رہا ہے۔

گرو: کچھ پروا نہ کیجیے۔ یہ جلا ہوا ہے بیچھو سے چھو ڈر رہا ہے۔ ریذیڈنٹ ہو یا سفیر ہو بات ایک ہی ہے۔ حبیب کبھی صاحب آواز سے ملاقات ہو تو آپ دریافت فرمائیں کہ پہلے اسے بھی ہر طرح کی آزادی حاصل تھی۔ اگر بدعہدی پر آمادہ نہ ہوتا تو ہمیشہ ایسا ہی آزاد رہتا جس طرح آپ آج آزاد ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ غیر مسلم اثر سے آزادی کے معنی کیا ہیں؟

عیسیٰ: بس یہی کہ ہم جیسے چاہیں اور جسے چاہیں بٹھائیں رکھیں گھسوٹیں۔ جس طرح کے قواعد بنانا چاہیں بنائیں کوئی پوچھنے کچھنے والا نہ ہو۔

گرو: اوہ۔ یہ تمام حقوق بخوشی خاطر ہم نے آپ کو بخشے۔ کبھی ہم آپ سے باز پرس نہ کریں گے۔

عیسیٰ: ایک اسلامی سلطنت کو فرض ہے کہ بدعتوں کے دروازے میں تیغا کرے۔ یہ بدعت بہت نازک چیز ہے۔ مگر یہ فرقہ پیدا ہوتی ہے۔ بغیر ارادہ پیدا ہوتی ہے۔ بلا نیت پیدا ہوتی ہے جبراً پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً کسی قبر کی طرف دیکھنا فسق ہے۔ ہاتھ اٹھا کے فاتحہ پڑھنا یا اسے بابرکت سمجھنا شرک ہے اگر کوئی شخص قبر کو بوسہ دے تو اس کی ممانعت کتاب العبادات (صفحہ ...)

میں موجود ہے کہ اس نے قبر کو مسجود قرار دیا۔ اور
بمجرد مسجود قرار دینے کے اسکا قتل واجب ہو گیا۔
اسی طرح اگر کوئی کہے مسجد شاہ جہاں مسجد گوہر شاہ
جامعہ فاروقیہ مسجد حمزہ مسجد جن تو ایسے مساجد کا
ہدم واجب ہے کیونکہ اس سے بوئے کفر آتی ہے
تعمیر مسجد خدا کے لیے ہے جب اسکی نسبت کسی شخص
کی طرف دی گئی تو وہ گھر خدا کا نہ رہا بندے کا
ہو گیا۔ بندے کے گھر کی طرف سجدہ کرنا کیسا؟
علیٰ ہذا القیاس قبہ ایسی چیز ہے جسے معدوم کرد
شرک کہنا چاہیے۔ جو سلطان ایسے بدعات کے
مٹانے پر قادر ہے وہ ضرور آزاد ہے۔"

گروؔ: ہز ہائینس کو معلوم رہنا چاہیے کہ ان تمام
مبارک مسعود امور میں وہ بے شک آزاد ہیں انجناب
ہرگز ان امور میں دخل نہ دیجیے۔ یہ جانب تو چند
معمولی خفیف امداد کی باتوں کی پابندی چاہتے
ہیں۔ مثلاً ہمارے بھیجے ہوئے مال پر محصول نہ
لگایا جائے محصول ہو بھی تو نہ ہونے کے برابر۔
یا سمندر کے متصل جو مقامات ہیں وہ ہمارے
سپرد ہیں یا آپ ہمارے سوا کسی دوسری
سلطنت سے ساز باز نہ کریں یا جو کچھ اندرونی
و بیرونی معاملات ہوں ان میں ہم سے مشورہ
لیے بغیر ہاتھ پاؤں نہ ہلائیں۔ اور جناب کو یہ بھی
خیال رہے کہ ہم کاڈوپٹ میں مٹی سے روپیہ
پیدا کر لیتے ہیں لہذا جہاں کوئی معدن ہوگا اپنا
روپیہ لگا کے کندن دکھا دینے کا مصدر کر دینگے۔
ریل بنائیں گے۔ ان باتوں میں آپ دخل نہ دیجیے۔
کہیے یہ باتیں آزادی میں مخل تو نہ ہونگی؟"

عیسیٰ: جی نہیں۔ کیا مضائقہ ہے آپ شوق سے یہ سب
کیجیے۔ بھلا دوستوں اور محسنوں کی بات ٹل سکتی ہے۔"

گروؔ: دیکھیے اس احسان فراموش ناحسین کو۔ اس کمبخت
نے ہماری باتیں بھی قبول نہ کیں حالانکہ ہم نے بڑے بڑے
جنگی احسانات کیے۔ مگر آپ بہت سلجھے ہوئے شائستہ
آدمی ہیں۔ ساتھ ہی اسکے فہم و فراست میں اس سے
دس بیس پالش بڑھے ہوئے ہیں۔ ہاں ایک بات
تو کہنا بھول ہی گیا۔ کمبخت بڑھاپا بھی عجب بلا ہے۔
بات دماغ میں ٹکتی ہی نہیں۔"

عیسیٰ: وہ بھی کہہ ڈالیے۔"

گروؔ: عالم اسلام متقاضی ہے کہ ایک مکمل حج اجلاسی
کانفرنس یا مؤتمر برپا ہو اور اسمیں حجاز کے اپنے معاملات
کا تصفیہ کیا جائے جن کا تعلق تمام فرقہ ہائے اسلامیہ
سے ہے ہمارا مانیے تو عرض کروں آپ نے جلدی کی بات
کی کھدوانے اجاڑنے والی شرک شکن تدابیر آہستہ
آہستہ کیے جاتے تو بہتر تھا۔ اب لوگ آپ کی طرف سے
بدظن ہو گئے ہیں۔ دیکھیے مصر میں بھی ایک غلغلہ اٹھا
ہے عجب نہیں کہ شاہ فواد کے اشارے سے یہ غلغلہ
اٹھا ہو کیا معنی کہ بوجہ انجناب کے غلام خاص ہونے
کے ان میں بھی خلیفہ بن بیٹھنے کی ویسی ہی قابلیت
موجود ہے جیسی کہ آپ میں ہے۔ معاملہ ہے مذہبی

عیسیٰ: میں تو کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتا اگر وہ
مذہبی اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو چشم ما روشن
دل ما شاد۔ انھیں مادی قوت بھی بتصدق پاپوش
انجناب حاصل ہے۔"

عیسیٰ: اے مرزا! واللہ دیکھیے یہ مؤتمر نہ ہونے پائے۔
ورنہ پھر یہ آپ کا غلام خاص تباہ ہو جائے گا۔"

گروؔ: دیکھیے ان کو عالم اسلام کی محبت بھی حاصل ہے
فواد ان کا نام ہے وہ مسلمانوں کے دل میں ہیں اور
آپ کے مقابلے میں تعلیم یافتہ ہیں مہذب ہیں شائستہ
ہیں۔ نیک نام ہیں۔"

عیسیٰ: مگر وہ مسلمان نہیں ہیں۔ مسلم تو صرف یہ
آپ کا غلام اور اسکی قوم ہے باقی اللہ اللہ خیر صلاح
مانا کہ انھیں آپ کی غلامی کا شرف پہلے ہی سے حاصل
ہے اور آپ سے

قدیمان خود را بیفزائے پاس
کہ ہرگز نیاید ز پروردہ ساس

پہ عمل کریں گے۔ مگر یہ سمجھ لیجیے کہ بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا۔"

گروؔ: (قہقہہ مار کے) ہا ہا ہا ہا۔ کیا بتاؤں جو یاد ہو
تو دنیا کا ایک گھڑی کام نہ چلے۔ خیر صاحب آپ
مطمئن رہیے یہ مؤتمر ناتمام ہی رہے گا۔ یہ مؤتمر
نہیں ہے دل لگی ہے۔ بہت سے پاگل خدا ہونے کا
دعوے کرتے ہیں اور پاگل خانے کی کوٹھری میں
بیٹھے بیٹھے ملک تقسیم کرتے ہیں اسی طرح یہ مؤتمر بھی افریقہ
کے ساحل پر بیٹھ کے ہز ہائینس نواب آف نجد کی مملکت
تقسیم کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لہذا نتیجہ ٹائیں ٹائیں
فش ہوگا۔ رشید رضا آپ کے ہواخواہوں میں سے
ایک ہے وہ سب کام کرے گا۔ وہ تو کہتا ہے خلافت
ہی کوئی چیز نہیں۔"

عیسیٰ: جی ہاں اگرچہ وہ مصطفےٰ کمال کا ہم زبان ہے
مگر بات انجناب کے موافق کہتا ہے۔ عجب نہیں
کہ بدعات سے اسکو بھی نفرت ہو۔"

گروؔ: تو پھر آپ اپنے گھر میں ایک مؤتمر کا سامان کیجیے۔

عیسیٰ: میں سامان کرنے کو تو حاضر ہوں مگر ہندوستان
سے آپ کی رعایا یہاں آتی اور ضدا ئی تو حواریں کے
طرح طرح کے سوالات کرتی ہے۔ چڑ یا توڑ میں جان
ہے۔ واللہ آپ کی رعایت کرتا ہوں نہیں سب کو
بھون کے کھا جاتا۔ خصوصاً یہ سیاست والا ترکی
عجب بے تکا آدمی ہے۔ کمبخت مناظرہ کرنے پر آمادہ
ہے۔ کہیے میں سلطان ہو اڈیٹر سیاست کا مقابلہ کیا؟"

گروؔ: ہم ان باتوں میں دخل نہیں دینا چاہتے آپ کو
اختیار ہے ان لوگوں کے حق میں جو جی چاہے کیجیے۔
ہاں اسکا لحاظ رہے کہ وہ انجناب کی رعیت ہے۔"

عیسیٰ: خیر سمجھ لیا جائیگا۔ یہ فرمائیے کہ ہمارے مؤتمر
میں آپ کیا نصرت کریں گے؟"

گروؔ: ہا ہا ہا۔ (جی مجھے ان معاملات سے کیا علاقہ؟

عیسیٰ: دیکھیے حضور سے

غصہ سہی ادا سہی چین جبیں سہی
یہ سب سہی پر ایک نہیں کی نہیں سہی

نہیں سے بندے کا ننھا سا ہلکا پھلکا دل ٹوٹ جائیگا۔"

گروؔ: اے جناب۔ یوں تو بے طور پر جو مدد ممکن ہوگی
باعتبار دوستی و مروت اس سے دریغ نہ کروں گا۔
یہ میرے امکان میں ہے کہ دنیا بھر کو آپ کے مؤتمر میں
شریک ہونے کا مشورہ دوں۔ مصر شام عراق
سب۔ ہندوستان تو خیر اپنے ہی ہیں وہاں سے لوگ
ضرور آئیں گے۔ مگر ترکی۔ افغانستان۔ ایران
روس البتہ ہیر پھیر کرتے تھے۔ تو وہ بھی رفتہ رفتہ
آ جائیں گے کوئی گرانی کے بہانے سے۔ کوئی بیماری کے

چلیے ہے۔ کوئی سیر سپاٹے کی غرض سے۔ کوئی حج کی آرزو میں۔ کوئی سفارت کی دوڑ میں۔ بہر حال آپ یہ نہ سکیں گے کہ مؤتمر افغان مؤتمر تمام دنیا کے مسلمانوں کے نمایندوں سے مرکب تھا۔ اسے کہتے ہیں اجماع صحیح! عیسیٰ ہے۔ اللہ کرے آپ کا بیٹا جیے۔ وہ کچھ او پہ چاس آدمی سہی مگر مؤتمر ہو جائے وہ ایسے آدمی سہی جو خود کسی قوم کے نمایندے بن گئے ہوں مگر ہوں ضرور۔

باقی آیندہ

واہمہ کی ترنگ

"سچ کہا ہے وہم کی دوا نہیں لقمان کے پاس"

بعض منچلوں نے "اگر" کی قید لگا کے تھوڑی تھوڑی ترقی کرنی شروع کی ہے۔ کچھ دنوں ادھر جالندھر سے مہاتما نے ایک مضمون باندھا جس کا عنوان تھا:۔

"اگر میں بادشاہ ہوتا تو کیا کرتا"

بادشاہی تو آجکل چلتی نہیں اور کوئی دل سے اس کی وقعت بھی نہیں کرتا۔ صرف تمنا و آرزو ہے تو کیا ہے؟ بندہ انکسار کی ضرورت نہ تھی سیدھا سادھا یہ عنوان قائم کرنا تھا کہ:۔

"اگر میں خدا ہوتا تو کیا کرتا"

پھر خود ہی جواب بھی دے لیتے کہ اگر میں خدا ہوتا تو اپنے سرکش بندوں کے مقابلے میں ستیا گرہ کرتا۔ دنیا بھر سے چرخا کتواتا اور شادی بیاہ نہ کرنے دیتا۔ لوگ لنگوٹ باندھے پھرتے۔ عورتوں سے زوجہ بننے کی قابلیت و استعداد سلب کر لیتا وہ صرف بہن جی کے رتبے وغیرہ تو مہاتما جی سب کچھ کہ سکتے ہیں لیکن آپ جانتے تھے جب چلتی ہے تو روحانی قابلیتوں کو کھینچتی جاتی چلتی ہے اور جس دماغ میں گھس گئی پانی بجا اسی کی بھر جاتی ہے۔ چنانچہ خربوزے کو دیکھ کے خربوزے نے رنگ پکڑا کوئی مولانا آپس میں جن کا نام ایک ہی آدھ برس سے سنا جاتا ہے اور جس طرح مولانا کی لفظ آپس کے ساتھ قابل تسلیم ہے اسی طرح آپ کی بدیہی سلطنت بھی غرابت سے خالی نہیں۔ آپ کو بھی اس عنوان اپنے خیالات ظاہر کرنے کی ضرورت ہوئی کہ "اگر آپ بادشاہ ہوتے تو کیا کرتے"۔ کوئی ان سے پوچھے کہ بادشاہ ہونے کے بعد بھی کچھ کر دھر سکتا ہے؟ وہ دن لد گئے جب بادشاہ کے آدمی مزے اڑاتا تھا اور خدا سمجھے نہ محمد شاہ رنگیلے کا عہد ہے نہ واجد علی شاہ کا زمانہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں البتہ آدمی راجہ مہاراجہ ہو کے کچھ کر سکتا ہے مگر یہ نسخہ بھی کانٹے سے خالی نہیں۔ ادھر کچھ کیا دھرا ادھر مہاراجہ اندور یا احمد علیشاہ ایران کی طرح کرنے دھرنے کی قابلیت قتل میں رہا کے پیرس میں لیڈیوں کے ساتھ ناچنے کے سوا باقی تمام قسم کی قابلیت سے مستعفی دینا پڑا۔ ایسی بادشاہی سے تو تاش کھیلنے کی بادشاہی ہزار درجہ بہتر ہے۔ پھر جو آرزو اس مضمون میں ظاہر کیے گئے ہیں وہ مشیت الٰہی کے بالکل خلاف ہیں۔ بندہ بادشاہ ہونے کی ہی سی تمنا بھی دل سے نکال دینی چاہیے۔ مرضی الٰہی یہ ہوتی کہ تمام دنیا مسلمان ہو جائے تو کل مولود یولد علیٰ فطرۃ الاسلام وابواہ یہودانہ وینصرانہ کے ساتھ ہی یہ حکم بھی ہوتا کہ جیالیس ستر گھروں نے کے یہودی اور مجوسی کی مسلمانی بھی تیرے ہاتھوں کر ڈالو پس یہ کہنا کہ میں حکم نافذ کرتا کہ جو بچہ ہندوستان میں پیدا ہو وہ مسلمان قرار دیا جائے۔ اس طرح فی الذات عام کے خلاف ہے جو خدا نے ہر فرد بشر کو دی ہے وہ قادر مطلق ہے جہاں اس نے ہر مولود کو فطرۃ اسلام پر پیدا فرمایا تھا وہاں اسکے لیے زبردستی مسلمان پیدا کرنا کچھ دشوار نہ تھا کہ ماں باپ کو یہودی و نصرانی بنانے کا موقع ہی نہ ملتا۔ علےٰ ہذا القیاس باجا بجانے کی قدرت سلب کر لینا کہ آپ کو ایک دم میں باجا بجانے کے رواج کو جبراً بند کرنے کی زحمت ہی نہ اٹھانا پڑتی۔ یا مسجدوں کی بعد تعمیر ہر قدم کی حاجت ہی نہ ہوتی۔ یہی کہنا پڑتا کہ اسلام کی توہین میرے لیے ناقابل برداشت ہوئی اسلام کی ضعف سی ضعیف اہانت کے لیے بھی سزائے موت رکھی جاتی۔

اس لحاظ سے آخر خیال و دماغ کو آزاد رکھا۔ اس نے اور اسکے پیغمبر نے ہر قسم کی توجیہ گوارا کی جب جاکے کہیں یہ دولت اسلام پھلا پھولا۔

اسکے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یقین نہیں کہ بادشاہ ہونے کے بعد اپنے اس عہد پر قائم رہتے ورنہ جانے کوشش کرتے۔ کیا سنتے کہ ہارون رشید کے زمانے میں ایک شخص ابوالحسن نامی ایک روز کیلیے بادشاہ ہوا تو چند ہی روز باتیں زرپر قناعت کرنے اور محلے کے شریر موذن کو سزا دینے کے سوا اس نے کچھ نہ کیا۔ اور آدمی کو شب قدر کا علم ہوا اس نے آنکھیں آنکھیں میں مگر تھے ہی پڑوسی کے گرتے پر چوٹ کی جب پڑوسی نے مزاحمت کی تو اس سے گھبرا کے دعا میں بند کر دیا۔ آنکھیں تو میں مگر زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔ ایک صاحب کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک کو شب قدر کی تلاش تھی میاں نے پوچھا کیا دعا کرو گی فرمانے لگیں مری سوت چیپڑ آمادی ہے اسکے مرنے کی دعا کروں گی۔ موسیٰ کے زمانے میں تین شخص تھے ایک خاوند ایک زن جو ایک رڑہ دریا کے کنارے فقر و فاقہ میں مبتلا زندگی کے دن تیر کرتے تھے ان کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ تینوں ساتھ ہی عبادت کر سکتے۔ زمین میں گڑھے کھود کے آدھے جسم ڈھانپ لیتے تھے۔ اسباب دنیا میں فقط ایک لنگی تھی جسے باری باری باندھتے اور فرائض عبادت ادا کرتے۔ ان لوگوں نے موسیٰ کی منت سماجت کی کہ حضرت ہماری سفارش کیجیے پہلے تو جواب ملا کہ مصلحت کا تقاضہ یہی ہے پھر زیادہ الحاح و زاری کے بعد ایک ایک دعا مانگنے کی تینوں شخصوں کو اجازت ملی۔ بی بی نہائیں دھوئیں لگیں باندھی نماز پڑھی دعا کی:۔

"اے میرے مالک اب تو بڑھاپا آ گیا کیا اچھا ہوتا کہ میں بارہ برس کی جوان خوبصورت بن جاتی جس میں کوئی بیرانی نہ ہوتا"

دعا قبول ہوئی۔ صحرا روشن ہو گیا۔ شوہر بھی پروانہ کی طرح گرد پھرنے لگے۔ اتفاقاً ادھر سے بادشاہ کی سواری نکلی وہ دیکھتے ہی ریشہ خطمی ہو گئے یعنی



ماں سے محبت بچے سے نفرت

انگلستان "خیر تم میں تو تجارتی خون شریک ہے تم بھلا کہیں چھوٹ سکتی ہو مگر یہ اپنا پلا یہاں نہ لاؤ۔ مجھے اس سے نفرت ہے چل۔ ہٹ۔ دوت۔ دبک"

روس "بچہ تو ساتھ رہے گا چاہے تم مانو یا نہ مانو"

سوار کیا اور لے کے چلتے ہوئے۔ میاں لاکھ لاکھ منت کرتے رہے:۔

"بی بی کہاں جاتی ہو ادھر دیکھو۔ ارے میں ہوں میں"

بی بی نے فرمایا بیٹھو بھی مسخرے اب میں ہوں بادشاہ بیگم اور تو ہے وہی نفتؔ" میاں کو جو غصہ آیا کہنے لگے خدا اُس کا منہ سؤر کا سا بنا دے۔

لیجیے حضرت ؎

وہ بھی بھولا مہرباں بالکل کہ ہم کو یاد تھا

بیگم صاحبہ محل میں جو اتریں تو واہ ! چاند بھی شرما گیا ایسی پیاری موہنی صورت دیکھ کے محل کی شہزادیاں کیا خاطر مدارات کرتیں۔ ہر ایک لکڑی لے کے دوڑی۔ یہ بھاگیں اور قسمیوں کو پھینکتی پٹختی شوہر کے پاس پہونچیں۔ یہ بیچارے بھی جھلائے۔ اب صرف دعا کرنے کو باقی تھے مادرِ مہربان نے کہا بیٹا تجھے بہت کچھ ہے تو دعا مانگ میں ویسی ہی ہوجاؤں جیسی پہلے تھی۔ چلیے تینوں دعائیں مقبول و مستجاب بھی ہوئیں پھر بھی نکبت نہ جانا تھی نہ گئی۔

حاجی عبداللہ نابینا لکڑ ہارے کو ایک مسافر نے کیا نہیں دیا۔ خزانہ بتایا۔ دونوں پہ ملوایا آنکھوں میں بھی خزانہ بتانے والے سُرمے کی سلائی پھیری مگر آخر انھوں نے کیا پایا ؟ کچھ نہیں ! دوسری آنکھ میں بھی سلائی پھروائی دونوں دیدے تارے ہو گئے۔ سارے در در سے بھیک مانگتے پھرتے تھے آخر خلیفہ ہارون رشید نے وظیفہ مقرر کر دیا۔

اسکے علاوہ اگر آئیسن صاحب کو شاہی درکار ہے تو پھر اس منصوبے کو خیر باد کہیں۔ یہ ہماری نصیحت نہیں ہے یہ ایک بڑھیا کی نصیحت ہے تفصیل اجمال یہ ہے کہ ایک قبیں صاحبزادی مصلے پر بیٹھی لبیہ نماز دعا مانگ رہی تھیں۔

اے اللہ مجھے ایسا دولہا دے کہ سلیقے مند ہو بہادر ہو مالدار ہو حسین ہو طرحدار ہو۔ خوش مزاج ہو نیک کردار ہو قوی ہو توانا ہو۔ فاضل ہو دانا ہو عورت کا جی خوش کرنا جانتا ہو۔ ممکن اور مستی کو دانا تھا ہو۔ سخت ہو شستہ ہو شوقین شوپاؤں مرید ہو۔

بڑھیا یہ الفاظ سُنتی رہی آخر جل کے بولی:۔

بی بیٹھی میں جانتی کہ ایسا مرد وا جنت میں ملے گا تو اپنی جان کی قسم کبھی گناہ نہ کرتی اور سیدھی جنت میں پہونچ کے اسکے گلے چمٹ جاتی (لو علمت ان من ادنی الجنة لما عصیت الشطرفة عین) جیسی قوت و اختیار ہمارے آئیسن صاحب کو مطلوب ہے وہ آجکل عنقا ہے اب بادشاہی اطاعت رعیت کا نام ہے۔ نادر شاہی کا نام نہیں۔

ہم ہوش باختگان دنیا کو صلائے عام دیتے ہیں کہ ان میں سے ہر فرد اپنے اپنے ارمان بیان کرے شیعی قادیانی حنفی حنبلی شافعی وہابی مالکی مسلم ہندو مشرک کتابی دہری نیچری لامذہب۔ بچے بوڑھے جوان ادھیڑ۔ عورت مرد۔ مخنث۔ کوئی مستثنیٰ نہیں۔ یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے خدائی کا ارمان ظاہر کرے یا اقل درجہ شاہی کا۔ مقصود صرف اسیقدر ہے کہ دل میں جو کچھ ہو وہ زبان تک آجائے۔ اور دُنیا قیاس کر سکے کہ نام خدا ایسی وہ لوگ ہیں جو ہندوستان میں ایک آئیڈیل حکومت کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور انھیں کے خیالات کی تقلید سوراج کے شیر خوار کو پروان چڑھائے گی۔ یا دو شعر چہچہا اور فیضی کی طرح چمگادڑ کی ہیئت کی شکل میں بقدر شناسی عالم بالا " کا تماشا دیکھو۔ ممکن ہے کہ ہندو اور مسلم کے خیالات کا تضاد ہونا رنگ لائے اور افیمیوں کی کھیتی ہو جائے۔ ایک شخص نے ہم سے مشورہ کیا کہ بھائیو بیکاری بُری شے ہے آؤ کھیتی کریں۔ دوسرا بولا لو یہ ہم نے گنّے بو دیے۔ تیسرا کہنے لگا اچھا ہم نے ایک گنا چپٹ سے توڑ لیا چوتھے اُس ذہنی حرکت پر بپھر گھما کے مار کا بیٹھا۔ بے ایمانی کھیتی اجاڑ کی ہونے لگی قاضی تک مقدمہ گیا قاضی بھی طریق انصاف سے واقف تھا اس نے آزاد کیا۔ تاؤ کُشتہ (لاگ ادا ری) لے کے جان چھوڑی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ الف لیلہ والے حجام کی دعوت ہو جائے جس کا بھائی بھی برمکی مرحوم تھا۔ یا ستے کو جا ہو ریل جائے۔

راقم

شیخ چلی

حکایت

ایک تھے لالہ نور چشمی گھوڑی سلمھا پہ سوار ہوئے۔ بدھو نفر کو ساتھ لیا دوپہر ہوئی تو ناشتہ یاد آیا۔ کنوئیں کی جگت پر بیٹھ کے انگوچھا کھولا اور پوریاں گرجھوں پر ہاتھ صاف کرنے لگے۔

سامنے بدھو غریب بیٹھا لالہ کی دست درازیاں دیکھ رہا تھا آنتیں مارے بھوک کے قلابازیاں کھا رہی تھیں۔ لالہ فرمانے لگے:۔ ارے بدھوا تو کاہے کا دست باچہ بیٹھا ہے تو ہوں رتو بھی اُستن چٹن کر لے۔

بیٹے اپنے دل ہی کسی چیز کا خیال کر کے چبانا شروع کر دے۔ جیسے کہ مقام خیر آباد تھا جینا وہاں کہاں۔ میاں بدھو غصے میں بھرے بیٹھے تھے جھلا کے بولے۔

"ہم کا من چٹن کرے کا ہوئی تو چینا کاہے کھاب پلاؤ نہ کھاب جی ! تھوں لیجاؤ"

نظر بریں ہمارے آئیسن صاحب نے شاہی پر بیکار چوٹ کی خیالی گھوڑے دوڑانے تھے تو بہت داری اور بلند کی ہوتی جو شاہی سے زیادہ مفید ہے

اعلان تعطیل

ناظرین اودھ پنچ ۔ مورخہ ۲۲ جولائی حسب معمول قدیم بوجہ تعطیل عاشورہ شائع نہ ہوگا۔ لہٰذا نمبر ۲۹ کا انتظار ۲۹ جولائی تک فرمایئے۔

المختصر من المطولات

مولوی سجاد مرزا صاحب ایم اے اکسٹنٹ (اسسٹنٹ) صدر مہتمم تعلیمات صوبہ گلبرگہ نے ایک نہایت مفید قاعدہ (کا عدہ) بچوں کی تعلیم کے واسطے مرتب کیا ہے خوب چھپا ہے۔ دودھ پیتے بچے بھی اسے دیکھ کے ہمکنے لگیں تو عجب نہیں تصویریں بھی خوب ہیں۔ کاغذ بھی نفیس ہے۔ مگر زلے برندش کے خوگر اس کے پھر بھی کو سیں گے۔ حیدرآباد بک ڈپو۔ جادو گھاٹ حیدرآباد دکن سے طلب کیجیے۔

ہندو و مسلمان دونوں جس بات کے منتظر تھے وہ ہو گئی یعنے علانیہ تسلیم کرلینا پڑا کہ پولیس کا ڈنڈا زیادہ صحیح ہوئے خود ہندو یا مسلمان میں کوئی صلاحیت نہیں۔ ہمارے شہر میں بفضل پولیس وڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امن ہے۔ اور دوسرے مقامات سے بھی امن وامان کی صدائیں آرہی ہیں مگر وہی بطفیل پولیس۔

بقول نجات جناب حاجی محمد علی صاحب نے نہ معلوم نجدی کو کبھی طرح کھڑکھڑا یا خصوصا یہ ملیح فقرہ تو ہمیشہ یاد رکھنے کے لائق ہے:۔

"آپ ہی سے درخواست کرتا ہوں کہ سب سے پہلے آپ ہی بدعت ترک کردیں اور وہ بدعت ملوکیت ہے۔ آپ بار بار تمسک بالکتاب والسنتہ کا نام لے رہے ہیں۔ الحمدللہ لیکن سب سے پہلے آپ ہی اس سنت پر چلیے جسے ذاتوں سے پڑھ کہ رسول مقبولؐ نے ختم دیا ہے"

الخلیل کا دور جدید

رسالہ الخلیل بجنور یوپی کئی ماہ سے بند ہی کے بعد اللہ اب مستقل تحفہ ونی مدیریت ہو اب بے کیساتھ جاری ہوگیا ہے دو دو صفحات دستور اور حیرہ مضامین کے قیمت سالانہ: ہر شی پا ؎ پیہ دو ماہ سال حال کے لیے بڑا سکا روپیہ نمبر ہ ہزار کی تعداد میں نکلنے والا ہے۔
مستند ومن کے لیے نادر موقع ہے
منیجر الخلیل بجنور یوپی

بڑے حاجی صاحب یعنی شوکت علی صاحب نے دو جملوں پر مباحثہ ختم کردیا:۔
"آخر اس بحث سے حاصل کیا ہے ان ہی مباحثہ میں ایک عمر گزر چکی ہے اس معاملہ کو موتمر کے لیے چھوڑ دیا جائے"

لائلپور کی سکھ سنگت حکومت وقت سے مہاراجہ نابھا کے برضا و رغبت مسند ریاست چھوڑنے کا ثبوت مانگتی ہے۔ حالانکہ ثبوت بالکل واضح ہے مہاراجہ صاحب دہرہ دون میں موجود ہیں ان کے دل میں قومی خدمت کی امنگ بہت ہے۔ جس دل میں اس قسم کی خواہش ہوتی ہے وہ ریاست کی پروا کرتا ہے نہ حکومت کی۔ یہ بے پروائی ایک قسم کی رضامندی ہے۔ سمجھے؟۔

سندھ کا مشہور مخبر ڈاکو میران جالی گرفتار ہو۔ بیان کرے اور جس نے اُسے فی الحقیقہ گرفتار کرایا ہو اُسے انعام دیا جائے۔ میران نے حلف اٹھانے سے انکار کے بعد کہا کہ یہ روپیہ مجھے دو میں غریبوں کو تقسیم کردوں پھر حلف اٹھاؤں گا میں نے سیکڑوں ڈاکے ڈالے مگر لوٹ کے مال سے ایک حبہ اپنی ذات پر صرف نہیں کیا سب مساکین میں تقسیم کردیا۔ میرا کام یہی تھا کہ غافل از مصائب مساکین اہل دولت سے روپیہ لیتا اور فقیروں کو دیتا تھا۔ ارے اندری وہ بین لانا۔ کہیں یہ بالشویک غنڈوں کا سکھایا پڑھایا ڈاکو تو نہیں ہے؟ یہ تو شاہی زمانے کے تخو۔ محمود۔ میر وکی سی باتیں کرتا ہے۔

اکثر بیماریاں جو ہوتی ہیں یعنے ابتدا میں غیر محسوس ہوتی اور ایک مدت کے بعد زور باندھتی ہیں مثلاً سوزاک کبھی دو مہینے تک خدا جانے کس گوشے میں دبکا رہتا ہے کہ اپنے وجود سے حواس کو مطلع ہونے نہیں دیتا معلوم ہوتا ہے کہ یہی خاصیت پولیٹیکل سوزاک میں بھی ہے چنانچہ سنا جاتا ہے کہ مسٹر کیلدو تھنہ مسٹر لال انڈیا کانگریس کمیٹی نے گیارہ مہینے استعفا کو لی جب اعتراض تقریر کی تھی اب آپ بیماری میں گرفتار

کیے گئے ہیں۔

چیفس کالج لاہور میں ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو ایک گدھا لے کے بھاگ گئے۔ غالباً یہ گدھا حسن اسغار کی خدمت انجام دیتا ہوگا ورنہ ظاہر ہے کہ گدھا چرا کر نہیں ہو سکتا۔ ڈاکوؤں نے دخل اسغار سکا ورثہ باسوخت کردیا۔ اب جو طالب علم نکلیں گے انکی نسبت کوئی یہ نہ کہہ سکے گا کہ تم نے تعلیم پائی ہے یا گدھے پر کتابیں لادی ہیں۔

میونک کی خبر ہے کہ جبرل بورڈ روف کی زوجہ محترمہ نے اپنے سیاسی شوہر سے علانیہ طلاق کی ٹھہرائی۔ میاں تھے سیاسی بی بی تھیں اختلاط کی پیاسی دو دل میں لیجسلیشن کی گتھیاں سلجھایا کرتے بیناؤ سنگار کنگھی چوٹی سے فیشن کی نئی نئیاں دکھاتیں مگر کس پر کریں سنگار پیرکو ہوے آخر جوانی کی چاندنی خواجہ سرا کی جوانی کی طرح تمام آرائش و زیبائش بے نتیجہ ہوتی۔ آخر سیاست کی سوت سے بی صاحب نے ادھی نجات بتوسل طلاق حاصل کرلی۔ شاید اسی وجہ سے مجاہدین عرب عرب جہاد کے ساتھ غلاموں کو آزادی بیبیوں کو بے استناد کردیتے تھے کہ نغمے کا بار نہو صدف کو قطرہ نیساں کا انتظار نہو۔

سنتے ہیں کہ ہمارے دوست مسٹر مولانا حاجی محمد علی صاحب مکہ میں بیمار ہو گئے کہیں غصہ خود ہی کی بے اعتدالی بیماری کا موجب نہو۔ حضرت کوئی آپکی نہیں سنتا تو چلے آئیے چارہ ہی کیا ہے۔

اگر یہ واقعہ صحیح ہے کہ دلی پولیس کو عید میں تن دہی کے ساتھ انتظام کرنے کا صلہ سر اسم ایک ایک روپیہ کی مٹھائی اور چوبیس گھنٹے چھٹی کی صورت میں نمایاں ہونے والا ہے تو واقعی حاکم کی گور میں اس فیاضی سے شکایت پڑنے کا اندیشہ ہے ایسا نہو کہ قبر میں فیاضوں کے جسم تڑپنے لگیں۔

حضرات! منہ میں اپنی خریداری کا نمبر ضرور لکھیے ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہو سکے اور آپ کو غصہ آئے فقط
[illegible]

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں اور عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا باآنا بلہ ڈالے عضو مخصوص کو موٹا قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز...... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ طلب فرمائیں ۱۷ یوم تک... سے پرہیز کریں خواہ حل ہو یا مجبوری کرے پوری شیشی کے ہمراہ جوب مقوی باہ وافع جریان قیمتی ہم بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی پر ۱۷ یوم بے محصول اور ہر جاتمین خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر زائل ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔ منیجر دواخانہ عطر العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک وبا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں۔ عموماً لوگ دو پیسے اپنے اور دو آنے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یار سہم رہتا ہے کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے بعض اوقات سمجھ میں بھی آئے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق ہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے بشرط پسند ۶ ہفتے کے اندر بقیہ دو روپیہ بھیج دینے پر سالانہ ششماہی کی توسیع سال بھر کے لیے کر دی جائے گی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد پیٹ درد گنٹھیا۔ دست۔ سنگرہنی۔ نقطہ نزلہ اور چھاتی کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں

قیمت ۸ آنہ ہر جگہ سب جگہ بکتا ہے

دور رنج کیسری پینے والا کر بالا جلن کے جڑ سے کھونے والی وتانی دوا قیمت عہ

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور چھریلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ...... ۱۲ ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب　**بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی**

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ لطیف مرزا اینڈ سنس کیمپ لکھنؤ

دوزخ کا نمونہ

دیکھنا چاہو تو اس گھر میں جاؤ جہاں مرد عورت سے کمزور ہو کوتاہ اور کمزور جسم والوں کے علاوہ بھی پیدا نہیں ہوگی۔

فیٹا

اس عیب کو دور کرتا ہے اس کے استعمال سے فربہی اور درازی پیدا ہو جاتی ہے اعضا انسانی ہر طرح مکمل ہو جاتا ہے کھایا نہیں جاتا لگایا جاتا ہے۔ کوئی تکلیف اور پرہیز نہیں

قیمت نمبر ۱ برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ

نمبر ۲ برائے روسا دس روپیہ آٹھ آنہ

ہمارے عجیب و غریب تحفوں کا حال ضرور منگا کر دیکھیے

دس روپیہ کا کارڈ بیکار نہیں جائیگا حال دیکھا دیں

پتہ رسائن گھر شاہجہاں پور

اصلی کوک شاستر

ہر حرفی المعروف بہ لذت النساء ۲۲ پنس ۱۰ ...... عہ

مخزن مذاق یہ ظرافت کا وہ ذخیرہ ہے جس میں لطائف اکمل مذاق کو مکمل کیا ہے چار منٹ ہنسانے کے لحاظ سے ملا ہوا ہے اور قصہ بازی کا سلسلہ جو بڑھا تیوں کو بات بات میں حسین کرنے والا اشتعال انگیز کانٹے دینے والا ہے بزم عشرت کی دوا ہے جس کے مطالعہ سے ہر شخص پژمردہ دل ہنس سکتے ہیں قیمت فی جلد ۶ر

شعلۂ نگین جس میں ہندو مسلم نفاق کے تباہ کن نتائج کے ساتھ ساتھ تعصبات مذہبی کی نقصان رسانیوں اور اتفاق و اتحاد کی برکتوں کا دلچسپ طرز سے نقشہ کھینچا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

ناول دو روپیہ میں۔ حجم تقریباً ایک ہزار صفحہ ۲۰

متانہ بیگم۔ طلسم حیرت۔ مرقع اقوام جدید۔ باتری عہ

منگانے کا پتہ:- منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجیب و غریب نظم ہے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ...... ۶ ر

ٹکٹ بھیج کر بھیجیے وی پی اور منی آرڈر کا جھنجھٹ ہے۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب حکیم مسیح پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی کتاب مجرّبات مسیحی کا مطالعہ کر لیجیے وہ اپنی ذیزہ و مردوں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کر لے گئے۔ بلا حکیم و طبیب اور اگر وہ چاہیں تو سکتے ہیں۔ ہر ایک بیماری کے واسطے نایاب نسخے مندرج ہیں جو کو ڑیوں میں تیار ہو جاتے ہیں اور فرقوں کے واسطے دکھلاتے ہیں۔ قیمت فی کتاب ایک روپیہ علاوہ محصول چار کتاب ایک ساتھ خریدنے پر ایک کتاب مفت لی۔ جو صاحب پچ کر خریدیں انہیں ڈاکخانہ کے نام سے پورے پتہ کے لکھ کر بھیجیں تو "خزانۂ صحت" نامی رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر

منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڑھ شہر

(یو۔پی)

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خاص موسم کے لحاظ سے اور موقیات سے تیار کیے ہوئے شربت ہوا چپ اثر میں بے نظیر صورت میں دلاویز، ذائقہ میں خوشبو، لطافت میں بے بدیل ہیں۔ دل و دماغ کو فرحت، قلب کو تسکین و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوٹ بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمائیے۔

شربت بہار — شربت [illegible] — شربت انار ولایتی — شربت کیوڑہ — شربت بید مشک — شربت کیسرو — شربت بادام — شربت فالسہ
فی بوتل عہ — فی بوتل عہ — فی بوتل عمہ — فی بوتل عمہ — فی بوتل عہ — فی بوتل عمہ — فی بوتل عمہ — فی بوتل عہ

شربت رنگترہ — شربت لیمو — شربت نارنج — شربت انناس — شربت انگور — عرق کیوڑہ حیدرآبادی — عرق بید مشک وجوہری
فی بوتل عہ — فی بوتل عمہ — فی بوتل عہ — فی بوتل عہ — فی بوتل عمار — فی بوتل عمار

بعلت گراں بجلت کے مقولہ کو یاد رکھیے۔ ولایتی ایسنس وشکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔ قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمائیے اور ۱؎ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنی وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ پوچھو تو ایک گرہ لگا دی اور ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذیر لے لینے کے قواعد سکھائے۔ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔ اسکے حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے موضوع پر علمی اور عملی پہلو سے اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے اساتذۂ فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے یعنے تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک جملہ اساتذۂ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں جملہ راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا سے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں صحیح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقہ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ قیمت جلد اول للعہ، قیمت جلد دوم صہ محصولڈاک بہر حال بذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ